آہ! الشیخ عطاء الرحمٰن

۱۳۵۷ھ

(از مولوی محمد ادریس صاحب اعظمی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

کہوں فسانۂ رنج والم تو کس سے کہوں — سہوں زمانہ کے جور و ستم تو کیسے سہوں
جگر کے خون سے آنکھیں بنی ہیں لالہ فروش — تڑپتے دل میں ہے طوفانِ غم کا جوش و خروش
الٰہی لالہ و گل آج کس کو روتے ہیں — چمن میں نالے یہ پیدا کہاں سے ہوتے ہیں
رباب و چنگ کے نغموں میں سوز و ساز نہیں — الٰہی دہر میں کیا کوئی مے نواز نہیں
نہیں ہے میکدۂ علم و فن میں "شیخ عطا" — اسی سے "رندوں" میں شاید ہے آج حشر بپا
زباں پہ نالۂ غم چشم خوں فشاں ہے آج — ہر ایک رندِ ازل پیکرِ فغاں ہے آج
رہا نہ ملتِ بیضا کا قدرداں نہ رہا — وہ اہلِ علم کا افسوس مدح خواں نہ رہا
رہا نہ میکدۂ علم و فن کا وہ ساقی — مگر ہے اس کا کوئی ہمنوا* ابھی باقی
جگر میں جوش لئے دل میں جذبۂ ملت — اٹھا ہے کرنے محمدؐ کے دین کی خدمت
بہار گلشنِ علم و ادب میں آئے گی — چمن میں آج کلی پھر سے مسکرائیگی
الٰہی دے اسے ملت کا اپنی سوز و گداز — وہ عمر بھر رہے تا تیرے دیں کا نغمہ نواز

وہ آج جس کو زمانہ تمام روتا ہے — وہ جس کے غم میں ہر اک شخص جان کھوتا ہے
رہے الٰہی تری خلد میں مقام اسکا — کہ تھا زمانہ میں ہر سمت فیض عام اسکا

بہشت میں تری یا رب وہ شادکام رہے
اور اُسپہ فضل، الٰہی ترا مدام رہے

* مرحوم کے لائق فرزند جناب شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی کی طرف اشارہ ہے ۔